بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بیدِ اللّٰہِ یؤتیہ من یشاء وکان اللّٰہ ذو الفضل العظیم

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۵ امان ۱۳۴۷ ہش ۵ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ ۵ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۴۸

سود اصحاب خدیجہ ۱۱ اسلام بیجیہ ربوہ بیجیہ کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ شائع کیا

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی محبت میں ایسے محو ہو جاؤ کہ تمہارا وجود ہی درمیان سے گم ہو جاوے

اپنے آپکو اس کیلئے بیقرار و شیدا اور مضطرب بنا لو۔ اگر اس درجہ تک نہیں پہنچے تو کوڑی کام کے نہیں

"مکاشفات اور الہامات کے ابواب کے کھلنے کے واسطے جلدی نہ کرنی چاہیئے۔ اگر تمام عمر بھی کشوف و الہامات نہ ہوں تو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اگر یہ معلوم کر لو کہ تم میں ایک عاشق صادق کی سی محبت ہے جس طرح وہ اس کے ہجر میں اس کے فراق میں بھوکا مرتا ہے پیاس سہتا ہے نہ پانی کی پرواہ نہ اپنے تن بدن کی کچھ خبر اسی طرح تم بھی خدا کی محبت میں ایسے محو ہو جاؤ کہ تمہارا وجود ہی درمیان سے گم ہو جاوے پھر اگر ایسے تعلق میں انسان مر بھی جاوے تو بڑا ہی خوش قسمت ہے۔ ہمیں تو ذاتی محبت سے کام ہے۔ نہ کشوف سے غرض نہ الہام کی پرواہ۔ دیکھو ایک شرابی شراب کے جام کے جام پیتا ہے اور لذت اٹھاتا ہے۔ اسی طرح تم اس کی ذاتی محبت کے جام بھر بھر کر پیو جس طرح وہ دریا نوش ہوتا ہے۔ اسی طرح تم بھی کبھی سیر نہ ہونے والے بنو۔ جب تک انسان اس امر کو محسوس نہ کر لے کہ میں محبت کے ایسے درجہ کو پہنچ گیا ہوں کہ اب عاشق کہلا سکوں۔ تب تک پیچھے ہرگز نہ ہٹے۔ قدم آگے ہی آگے رکھتا جاوے اور اس جام کو منہ سے نہ ہٹائے۔ اپنے آپ کو اس کے واسطے بیقرار و شیدا و مضطر بنا لو۔ اگر اس درجہ تک نہیں پہنچے تو کوڑی کام کے نہیں۔ ایسی محبت ہو کہ خدا کی محبت کے مقابل پر کسی چیز کی پرواہ نہ ہو۔ نہ کسی قسم کی طمع کے مطیع بنو اور نہ کسی قسم کے خوف کا تمہیں خوف ہو۔ چنانچہ کسی کا شعر ہے کہ ؎

آنکہ ترا شناخت جاں را چہ کند ٭ فرزند و عیال و خانماں را چہ کند

دیوانہ کنی و دو جہانش بخشی ٭ دیوانہ تو دو جہاں را چہ کند

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۱)

اخبار احمدیہ

۲۰۹

— ربوہ ۴ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

— ربوہ ۴ مارچ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ البتہ ضعف ابھی چل رہا ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ دراز سے دراز تر فرمائے آمین اللّٰھم آمین

— اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۵ فروری کو میرے بیٹے مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ کو پھر بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو میرے پوتے عزیز محمد حلیم کا پہلا فرزند ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک نصیب بلند اقبال اور خادم دین بنائے آمین (والدہ مولوی محمد سلیم عالی داود طاہر)

— ربوہ — محترم میاں مہر اللہ صاحب ربوہ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ ۴ مارچ ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک ۸۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بہت عبادت گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ احباب آپ کی بلند درجات اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

عید فنڈ

عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس وقت اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس تھی۔ اب جبکہ احباب کی آمدنیاں بڑھ گئی ہیں۔ عید فنڈ کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں ہوگا۔ بلکہ ہر شخص کو اپنی استطاعت کے مطابق اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ رقم ادا کرنی چاہیئے۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ عید فنڈ ایک مرکزی چندہ ہے۔ اس میں سے کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ تمام وصول شدہ رقم صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرانی چاہیئے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ مارچ ۱۹۶۸ء

دنیا میں ایک نذیر آیا ...

غیر معمولی مادیاتی ترقی نے جہاں ایک طرف مغربی لوگوں کو تمام دنیا پر فوقیت دے دی ہے۔ وہاں خود مغربی دنیا میں ایسی برائیاں راہ پا رہی ہیں۔ جن سے دانایانِ مغرب کو بھی یہ خدشہ لگ گیا ہے کہ یہ یکطرفہ ترقی دنیا کی تباہی کا باعث بن سکتی ہے۔ کیونکہ مادی رجحانات بڑھنے کے ساتھ ساتھ زندگی کی وہ اخلاقی اقدار جو بغیر جبر اور قوت کے استعمال کے انسانی معاشرہ میں توازن قائم رکھنے کا ذریعہ اب تک چلے آئے ہیں۔ بہت کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ قریب قریب بالکل معدوم ہو رہی ہیں۔ اور اس وجہ سے انسان وحشی جانوروں کے قریب تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

انسان حیوانوں سے اس لئے ممیز جاندار ہے کہ اس میں عقل ہے اور وہ ایک حد تک عقل سے کام لے کر اپنی زندگی کو محفوظ رکھنے کے طریق اختیار کر سکتا ہے۔ عقل اس کو تجربہ سے فائدہ اٹھانے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اور حتی الوسع انسان اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن عقل کے مقابلہ میں انسان جذباتی قوت بھی رکھتا ہے۔ جو بعض اوقات ہی نہیں بلکہ اکثر تاریک بادلوں کی طرح انسان کی عقل پر پردہ بن کر چھا جاتی ہے۔ اور اس کو بعض لمحوں میں ایسا اندھا بنا دیتی ہے کہ وہ ایسی حرکات کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ جو بعد میں اس کو پشیمان کرتی ہیں۔ اس لئے عقل اس کو بعد میں ان نتائج سے آگاہ کر دیتی ہے۔ جو ظاہری اور باطنی طور پر اس کی زندگی پر اس بے راہ روی کی وجہ سے مترتب ہو سکتے ہیں۔

عام انسان کی زندگی جو کوئی استوار اخلاقی اقدار عادۃً نہیں رکھتا۔ اس کشمکش میں پڑی ہوتی ہے۔ یعنی کبھی ایسے لمحے بھی اس پر آتے ہیں کہ جذبات اس کو اندھا بنا دیتے ہیں۔ اور کبھی وہ اپنے اس تجربہ پر پشیمان ہو کر سبق حاصل کرتا ہے۔ اور آئندہ جذبات کو اس رو میں نہ بہنے دینے کے لئے ارادہ کرتا ہے جو عادت کی صورت بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ اسلام نے ان دونوں قوتوں کا احتساب کیا ہے۔ اور جذباتی قوت کا نام نفس امارہ اور عقلی قوت کا نام نفسِ لوامہ رکھا ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ نفس لوامہ یا عقلی قوت ایک بڑی حد تک انسان کو بے راہ روی سے بچنے کا سامان بہم پہنچاتی ہے۔ لیکن آج کی دنیا میں جب انسان نے اپنی ترقی کا تمام انحصار مادی ترقی پر رکھ دیا ہے۔ نفس امارہ زیادہ سے زیادہ قوی ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے یہ خوف بے بنیاد نہیں ہے۔ کہ اگر دنیا کے رجحانات مادی ترقیوں کے نشہ میں پرورش پاتے رہے۔ تو ایک وقت ایسا آ سکتا ہے۔ کہ دنیا عقل یا نفس لوامہ کی راہ نمائی سے بالکل محروم ہو جائے۔ اور نفسِ امارہ انسان کے رگ و پے میں چھا کر اس کو کسی وقت تباہی کے گڑھے میں گرا دے۔ یہی خوف ہے جو آج دانایانِ مغرب کو لگا ہوا ہے۔ کیونکہ ان کی بے خدا تہذیب اور معاشرہ کو اندر ہی گھن کھا رہا ہے۔ جس کے آثار کئی حالتوں میں اب نمایاں طور پر بھی دیکھے جاتے ہیں۔ جن میں سے ہم یہاں صرف ایک دو باتوں کا ذکر کرتے ہیں۔

اوّل یہ کہ مغربی عورتوں میں عریانی کے رجحانات بڑی تیزی کے ساتھ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ خود مغربی عورتیں بھی ایسا لباس پہنتی تھیں۔ کہ وہ اپنے جسم کا خفیف سا حصہ بھی مردوں کے سامنے ننگا رکھنا شرم و حیا کے منافی خیال کرتی تھیں۔ اور بعض اعضاء مثلاً پیٹ وغیرہ کا نام لینا بھی عورتوں کی سوسائٹی میں معیوب سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ جوان جہان لڑکیاں بازاروں میں چھوٹے سکرٹ پہنے پھرتی ہیں۔ اور تفریحی اجتماعوں میں تو یہاں تک غضب ہو رہا ہے کہ چھوٹے سکرٹوں کے نیچے جانگیہ تک مفقود ہو رہا ہے۔ (نعوذ باللہ) اور اب ایسے بلوز بھی ایجاد ہو گئے ہیں کہ بس ان کا صرف نام ہی رہ گیا ہے۔ حقیقت کچھ نہیں رہی

دوسری چیز جو مغرب میں بڑھ رہی ہے۔ وہ نشہ آور جڑی بوٹیوں کا بکثرت استعمال ہے۔ برطانیہ۔ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں ایسے گروہ پیدا ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے ہر وقت نشہ میں مست رہنا زندگی کا شعار بنا لیا ہے۔ چنانچہ امریکہ مردوں اور عورتوں کے ایسے گروہ خود پاکستان میں بھی پہنچ گئے ہیں اور لاہور کے بازاروں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ صرف افیون ہی نہیں بلکہ ایسی ایسی چیزوں سے نشہ کا کام لیا جا رہا ہے۔ جن کے متعلق خیال بھی نہیں ہو سکتا کہ یہ نشہ آور چیزیں ہیں۔ خواب آور گولیوں سے ہی یہ کام نہیں لیا جاتا۔ بلکہ کئی دوسری دواؤں کو بھی نشہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ یورپ اور امریکہ میں ہوٹلوں میں شراب پانی کی جگہ استعمال ہوتی ہے۔ اور سادہ پانی بمشکل ملتا ہے۔ (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قربانی کی کھالوں کا صحیح مصرف

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِيْ نُحِرَتْ بِجُلُوْدِهَا

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ جو بدنے قربانی کئے گئے ہیں۔ ان کی جھولوں اور کھالوں کو خیرات کر دوں۔

(بخاری باب وجوب الحج و فضلہ)

قطعات

دُنیا کو نہیں اس کی خبر ہم کو خبر ہے
جو کچھ بھی ہوا کس کی دعاؤں کا اثر ہے
دن کو بھی غمِ قوم ہے شب کو بھی غمِ قوم
اللہ کے بندوں کی عجب شام و سحر ہے

جب سے دیوانہ بن کے رہتے ہیں
عقلمندوں میں تن کے رہتے ہیں
یاد انا کی ہے رات کی رانی
صحن میں ہم چمن کے رہتے ہیں

تنویر

برما کے احمدیہ مسلم مشن کی تبلیغی سرگرمیاں

لٹریچر کی وسیع اشاعت اور اسکی غیر معمولی مقبولیت ۔ جلسہ سالانہ کا انعقاد

(مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ رنگون)

۳۱ اکتوبر کے دو انگریزی اخباروں میں خاکسار نے ایک اشتہار شائع کرایا کہ "مسیح کشمیر میں" نامی پمفلٹ ہم سے مفت حاصل کریں۔ ہمارے پاس مرکز کے بھجوائے ہوئے کچھ ٹریکٹ موجود تھے نیز محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کی کتاب کے بھی کچھ نسخے تھے۔ اس کے علاوہ انگریزی ٹریکٹ "مسیح کشمیر میں" ہم نے یہاں اپنے انگریزی رسالہ "البشریٰ" میں بھی شائع کیا تھا جس کی خاصی تعداد موجود تھی اس لئے ہمارا خیال تھا کہ عوام سے تعارف حاصل کرنے کے لئے یہ لٹریچر کافی ہو گا لیکن یہ سب اندازے غلط ثابت ہوئے۔

یکم نومبر کی صبح کو جبکہ لٹریچر نکالا جا رہا تھا لوگوں کی آمد شروع ہو گئی۔ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ مرکزی ارسال کردہ ٹریکٹ بالکل نہیں ہیں اور لوکل "البشریٰ" کے پرچے بھی اندازے سے بہت کم ہیں حالانکہ دو ہزار کی تعداد میں چھپے تھے۔ چنانچہ بعض دوستوں کے گھروں سے تلاش کر کے مزید کچھ پرچے نکالے گئے اور وہ کسی حد تک ۲ اور ۳ نومبر کو آنے والے لوگوں کو دئے گئے مگر ۴ نومبر سے معذرت کے ساتھ لوگوں کے نام اور پتے نوٹ کرنے پر اکتفا کرنی پڑی۔ ایک طرف تو ایک نیا مضمون مرتب کرنے کی فکر ہوئی جسے محکمہ انفارمیشن میں داخل کر کے دوبارہ اشاعت کی اجازت طلب کرنی پڑتی ہے اور دوسری طرف ۵ صفحہ کا ایک مضمون ٹائپ کروایا گیا۔ جسے ذاتی خط کے طور پر جواباً بھیجا جا سکے۔ کیونکہ سائیکلوسٹائل کرنے کے لئے بھی حکومت کی اجازت ضروری ہے چنانچہ قریباً ۴۰ خطوط کا جواب اس پانچ صفحہ کے ٹائپ کردہ مضمون سے دیا گیا۔ شہر کے لوگوں کی آمد ہنوز جاری تھی کہ مضمون کی تیاری شروع کی اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ایک مختصر مگر جامع مضمون تیار کر کے محکمہ انفارمیشن کو منظوری کے لئے بھیجا گیا۔ مضمون کی اشاعت کی اجازت ہمیں جلد مل گئی حالانکہ البشریٰ کو دوبارہ شائع کرنے کی اجازت کچھ عرصہ قبل نامنظور کر دی گئی تھی۔ تیسرا اللہ تعالیٰ کا کرم یہ ہوا کہ اچھا کاغذ کمیاب تھا مگر ہمارے لئے یہ سبیل نکل آئی کہ پارہ اولی کا کاغذ ہمارا منظور ہو چکا تھا جسے ہم نے اس مد میں استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اس طرح ۴۸ صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ "مسیح کشمیر میں" نامی مزید ۲ ہزار کی تعداد میں شائع کر دیا جس میں وفاتِ مسیحؑ از روئے بائیبل، قرآن و حدیث ثابت کی گئی ہے اور سفرِ کشمیر کا تفصیلی ذکر ہے نیز رسول کریمؐ کے ظہور کا بائیبل میں ذکر اور مسیح محمدیؑ کی آمد کا ذکر بھی شامل ہے۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں یہ کام سرانجام پایا۔ ہمارے خدام نے راتوں کو بیٹھ کر اس کی خود جلد بندی کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔ چنانچہ دوسرا اشتہار دو انگریزی اخبارات میں دیا گیا کہ نیا اور تفصیلی رسالہ تیار ہے۔ اب تک لوگوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ برما کے طول و عرض سے اس مضمون میں دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ بعض ایسے مقامات سے خطوط ملے ہیں کہ پہلے سُننے میں نہ آئے تھے حالانکہ میں یہاں ۲۰ برس سے مقیم ہوں۔

"ہاکا" سے مسٹر کپ لوائی، جو غالباً چن قوم سے تعلق رکھتے ہیں لکھتے ہیں۔ "یقیناً یہ کتاب دنیائے عیسائیت میں تہلکہ برپا کر دے گی۔ دو نسخے جلد ارسال کریں"۔ مسٹر رانگ پینگ فالم سے لکھتے ہیں "مہربانی فرما کر مذکورہ رسالہ جلد ارسال کریں تاکہ میں مسیحؑ کے متعلق اپنے عقیدہ کی درستی کر سکوں"۔ پیو بستی سے کیپٹن کام پم لکھتے ہیں "آپ کا اشتہار پڑھ کر سکتہ میں آ گیا۔۔۔ جلد رسالہ ارسال کریں"۔ مسٹر جوفری بیاک نول چین ہلز سے لکھتے ہیں۔ "آپ کے اشتہار نے خیالات میں ہیجان برپا کر دیا۔ یقیناً یہ خبر کبھی پہلے سننے میں نہیں آئی تھی۔ کتاب جلد ارسال کریں"۔ کیپٹن جن، چوکھاٹ سے لکھتے ہیں "آپ نے نہایت عجیب خبر دی ہے نہایت بے صبری سے کتاب کا انتظار کروں گا"۔ منگلا ڈون سے ایک کیپٹن صاحب آئے۔ مصافحہ کرنے کے ساتھ ہی کہنے لگے وہ کتاب کہیں پھر ختم تو نہیں ہو گئی۔ انہیں بٹھایا۔ تسلی دی اور کتاب پیش کی کہنے لگے ہزار سال میں ایسی خبر کس نے سنی ہو گی۔ عجیب بات ہے۔ کتاب پڑھ کر باتیں کروں گا۔ کیا میں اسلام قبول کر سکتا ہوں؟ عرض کی ضرور کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔ ایک بدھسٹ دوست اُوسولوئین تشریف لائے وہ اچھے عہدے پر رہ چکے ہیں۔ ایک کتاب طلب کی۔ پھر کہنے لگے دو دیدو۔ پھر چار۔ آخر کہنے لگے اگر آٹھ لوں تو کوئی اعتراض ہے؟ عرض کی چشم ما روشن دلِ ما شاد۔ ضرور لے سکتے ہیں۔ پھر چار رسالے "مسیح کشمیر میں" لے کر کہنے لگے پھر آ کر تکلیف دوں گا۔ ایک مشہور انگریزی اخبار کے برمی ایڈیٹر صاحب نے جو چرچ آف انگلینڈ کی طرف سے آنریری ڈین (Dean) بھی ہیں اپنے صاحبزادے کے ذریعہ کتاب منگوائی۔ ان صاحبزادے نے بتایا میں U.N.O. میں ۴ سال کام کر چکا ہوں اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو خوب جانتا ہوں۔ ان کا نہایت مداح تھا۔ میری باتیں سُن کر کہنے لگا "میرے والد کٹر قسم کے بزرگ ہیں۔ مگر میں آپ کی بات خوب سمجھ گیا ہوں کہ عقلی طور پر اور موجودہ سائنٹفک تحقیق کی رو سے عیسیٰؑ کا بجسدِ عنصری آسمان میں جانا محال ہے۔ اور یہ بات جو آپ نے کہی ہے کہ اوپر اور نیچے کا مسئلہ ہی غلط ہے اور خداوند کریم کا دایاں اور بایاں ہاتھ تصور کرنا اسے محدود کرنا ہے یہ نہایت اچھوتی دلیل ہے۔ میں پھر آپ سے ملوں گا"۔

چیف کورٹ کے وکلاء اور جج بلکہ ایک سابق وزیر کی طرف سے بھی آدمی کتاب لینے آئے ان کے لئے مولانا شمس صاحب مرحوم کی کتاب کے نسخے کام آئے۔ اس کے علاوہ بہت سے ہندو۔ مسلمان بلکہ چند سکھ صاحبان نے بھی کتاب مانگی۔ ایک سناتن دھرمی مسٹر پانڈے نے تو کتاب نہ ملنے پر ایک لمبا خط لکھا کہ

"میں تو آپ کا خیر خواہ اور تمام مذاہب کا مداح ہوں۔ میں نے شہر میں بعض میرے احباب کو کتاب مل گئی ہے مگر مجھے نہیں ملی۔ حالانکہ میں نے خط پہلے لکھا تھا اور میں زیادہ مستحق تھا" وغیرہ۔

ان کی دلجوئی کے لئے انہیں کچھ دوسرا لٹریچر بھی مفت بھیجا گیا۔ بعض دلچسپ تعارف بھی ہو گئے۔ مثلاً سردار لوک ناتھ سنگھ صاحب نے لکھا کہ

"مجھے آپ کے فرقہ سے خاص دلچسپی ہے۔ مجھے چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب سے شملہ میں ملنے کا شرف بھی حاصل ہے اور بعض تقاریر میں بھی شرکت کر چکا ہوں۔ کتاب جلد ارسال کریں"۔

اسی طرح مسٹر بی۔ امین صاحب تامہ بستی سے لکھتے ہیں:۔

"میں آپ لوگوں کا مداح ہوں کتاب اور کچھ دوسرا

لٹریچر بھی بھجوائیں"

ایک ریٹائرڈ ڈی۔ایس۔پی مسٹر باٹن صاحب مانڈلے سے رنگون سیر کے لئے آئے۔ مجھے آکر ملے۔ ان کی اہلیہ ہمراہ تھیں۔ کہنے لگے۔ میں نے مانڈلے میں ہی فیصلہ کر لیا تھا کہ خود جا کر ملوں گا اور کتب خریدوں گا میں احمدی تو کیا ابھی پکا مسلمان بھی شاید نہیں۔ اب مذہب کی طرف توجہ دینے کا پکا ارادہ ہے۔ عرض کی کہ احمدیت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ کہنے لگے جہاں تک میں نے سمجھا ہے احمدیت سیدھا سادھا اسلام ہے اس لئے مجھے اس تحریک سے دلچسپی ہے۔ مجھے بتاؤ کہ کیا کسی مولوی صاحب نے تمہارے البشریٰ اردو اور برمی میں شائع شدہ دلائل یا انعام کا جواب دیا ہے؟ عرض کی نہیں۔ کہنے لگے بس بس۔ یہی بات ہے۔ مجھے یہ پرچے مزید دو تاکہ تعلیم یافتہ طبقہ میں اسے تقسیم کروں۔

کئی مسلمان اور غیر مسلم قرآن کریم انگریزی کے لئے اصرار کرتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس جو چند نسخے تھے وہ بھی ختم ہو چکے ہیں۔ حکومت کے خصوصی سرکلر کی وجہ سے کسٹم نے تمام قسم کا غیر ملکی لٹریچر روک لیا ہے۔ ہم نے مذہبی لٹریچر کی بناء پر درخواستیں دے رکھی ہیں مگر اب تک تو کوئی جواب نہیں گو امید ضرور ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہماری یہ مشکل بھی آسان فرماوے۔ آمین۔

رمضان المبارک کے دوران مسجد میں افطاری کا دوستوں نے مل کر اہتمام کر رکھا تھا جس کی وجہ سے افطاری سے لے کر تراویح کے اختتام تک خوب چہل پہل رہی۔ آخری عشرہ میں برادرم محمد سلیمان صاحب، محمد یحییٰ صاحب چینی، مونگو محمود صاحب، سید ابراہیم صاحب اعتکاف بیٹھے۔ خاکسار کا بھی امسال ارادہ تھا مگر رسالہ کی طباعت و اشاعت کی مصروفیت کے باعث معتکف نہ ہو سکا تاہم اللہ تعالےٰ نے میری خواہش کو یوں شرفِ قبولیت بخشا کہ اوّل یہ رسالہ شائع ہو گیا۔ دوئم امسال ہم نے عیدکارڈ چھپوا کر تمام ملک میں بھیجے۔ سوئم آخری عشرہ کی تبلیغ کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کے کرم سے ایک نوجوان رٹن چھو صاحب (بی کام فائنل) نے بانشراح صدر بیعت کر لی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ان کی استقامت کے لئے احباب دعا فرماویں۔

برمی مسلم تعلیم یافتہ طبقہ کے کچھ افراد نے رمضان کے بعد یہاں نزولِ قرآن پر چودہ سو سال پورے ہونے پر تقاریر اور قرآن کریم کے نسخوں کی نمائش کا اہتمام کیا۔ نمائش میں ہمارا اور مولوی محمد علی صاحب مرحوم کا نسخۂ قرآن مجید بھی رکھا گیا۔ مقررین میں سے دو اصحاب نے خصوصاً لوگوں کو توجہ دلائی کہ تلاوت قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ کرنا ایک اہم اسلامی فریضہ ہے۔ وہ ترجمہ خواہ مولوی اشرف علی صاحب کا ہو خواہ عبداللہ یوسف علی صاحب کا یا جماعتِ احمدیہ کا۔ اس قسم کے تعصبات برتنا مسلمان کی شان نہیں اور نہ اس سے کوئی مفید نتیجہ برآمد ہو گا۔ ایک دن خاکسار بھی نمائش میں گیا۔ میرے ساتھ مکرم ڈاکٹر ایم۔جمیل صاحب بھی تھے جو گزشتہ دنوں یہاں FAO کی طرف سے وٹرنری کالج میں لیکچرار متعین ہوئے ہیں۔ نمائش کے اراکین میں سے اُو بانھونگ صاحب سے میری دیرینہ ملاقات ہے، وہ ہاؤس آف نیشنلٹی کے ڈپٹی سیکرٹری بھی رہ چکے ہیں ملنے پر معذرت خواہ ہوئے کہ وقت کی کمی اور بعض مشکلات کے باعث انجمن سے رابطہ قائم کر کے بعض تراجم نمائش میں نہ رکھے جا سکے مثلاً ڈینش، سوائیسی، جرمن اور ڈچ تراجم کی کاپیاں ہمارے پاس یہاں موجود ہیں۔

۱۳۔ جنوری کو جماعت کے قریباً تمام احباب جمع ہوئے تاکہ مرکزی جلسہ سالانہ کی اختتامی دعا میں وہ بھی شامل ہو سکیں۔ خاکسار نے ایک لمبی دعا کرائی۔ اللہ تعالےٰ شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین۔

۱۴۔ جنوری کو ہم نے جلسہ سالانہ منعقد کیا جس کے لئے چنیدہ حضرات کو دعوتی کارڈ بھی دئے گئے۔ امسال رنگون یونیورسٹی سے اکثر مسلمان اور چند غیر مسلم طلباء کی ایک خاصی تعداد جو نہ صرف رنگون بلکہ باہر کے شہروں کے طلباء پر مشتمل تھی جلسہ کی کارروائی میں شریک ہوئی۔ ڈاکٹر ایم۔جمیل صاحب نے جلسہ کی صدارت کی۔ مقررین میں سے یحییٰ موں بو صاحب نے برمی میں "چودہ صد سالہ برسی" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بعثتِ مجددین والی حدیث پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ حقیقی خوشی تو احمدیوں کو نصیب ہے جنہوں نے زمانے کے امام کو شناخت کرنے کی توفیق پائی۔ مسٹر عبدالقادر نے تامل زبان میں "شرک و بدعت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بدرسومات سے اجتناب کی تلقین کی۔ موں کو محمود صاحب نے برمی میں "نظام جماعتِ احمدیہ اور اس کی برکات" پر تقریر کرتے ہوئے جماعت کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا۔ اُوکھا قادر صاحب نے "الہام" کے موضوع پر برمی میں تقریر فرمائی اور آخر میں خاکسار نے انگریزی میں قریباً ایک گھنٹہ "احمدیت نے دنیا کو کیا دیا" کے موضوع پر تقریر کی اور مختصراً ایمان باللہ، نبوت و الہام، استجابت دعا، تقدیر، عصمت انبیاء، وفات مسیحؑ، ناسخ منسوخ، خلافت کے ماتحت تنظیم اور تبلیغ۔ گیارہ امور کا تذکرہ کرتے ہوئے احمدیت کے نقطہ نظر کو پیش کیا۔

جلسہ میں بعض باہر کے اصحاب بھی شامل ہوئے۔ ڈاکٹر اُو ٹُن ٹِن صاحب ٹونگی سے بمعہ اہلیہ شامل ہوئے ان کی صاحبزادی اور بھانجی جو کالج میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور ان کے ایک بھانجے بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ مستورات کے لئے علیحدہ انتظام تھا۔ ۹ بجے سے بارہ بجے تک تمام حاضرین نہایت اطمینان اور دلچسپی سے تقاریر سنتے رہے۔

صدرِ مجلس نے اختتامی تقریر میں حاضرین سے درخواست کی کہ یہ زمانہ تحقیق کا ہے اس لئے احباب کو لازم ہے کہ احمدیت کے پیغام پر غور فرماویں اور اللہ تعالےٰ سے دعا بھی کریں کہ وہ اپنے فضل سے حق و صداقت کی جانب راہنمائی کرے۔

دعا کے بعد تمام حاضرین نے مل کر کھانا کھایا اور بعد نماز ظہر لوگ رخصت ہوئے اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ ۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ

ضرور دیں ۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رسالہ تشحیذ الاذہان

یہ ایک ماہوار رسالہ ہے جو خاص طور پر احمدی بچوں اور بچیوں کی عمدہ تعلیم و تربیت کی خاطر ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور خدا کے فضل سے بچوں میں کافی ہردلعزیز ہے تاہم ابھی ضرورت ہے کہ یہ مفید رسالہ بچوں والے ہر احمدی گھرانے میں ضرور پہنچے۔ لڑکے لڑکیاں تو اس رسالہ کو بڑے شوق اور عقیدت سے پڑھتے ہی ہیں ان کے والدین کو بھی ضرور تشحیذ کا بغور مطالعہ فرمانا چاہیئے تا انہیں بچوں کے مسائل اور دلچسپیوں اور ان کی تربیت کے اصولوں سے آگاہی رہے۔ نیز احباب رسالہ کے بارہ میں اپنی رائے اور قیمتی مشوروں سے ادارہ کو مطلع کریں اور حسبِ توفیق رسالہ کی قلمی اعانت بھی فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(ایڈیٹر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

حضرت المصلح الموعودؓ کے ایک اقتباس کی اشاعت کی ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۷۔ فروری ۶۸ء کے صفحہ ۷ پر تحریک جدید کے مالی جہاد کے بارے میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ایک تقریر کا اقتباس شائع ہوا ہے اس میں کچھ الفاظ سہواً نقل ہونے سے رہ گئے ہیں۔ بصد معذرت اس اقتباس کا پہلا فقرہ صحت کے ساتھ دوبارہ درج کیا جاتا ہے۔ فرمایا:۔

"جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے اسی طرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کی روحانی نسل جاری رہے۔ اور روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تحریکِ جدید کے دفتر اوّل میں حصہ لے چکا ہے وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے گا بلکہ کم سے کم ایک آدمی ایسا ضرور تیار کرے گا جو دفتر دوم میں حصہ لے۔ اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔"

(الفضل مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۴۴ء)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

راولپنڈی میں تراجم قرآن مجید کی کامیاب نمائش

ادارہ تحقیقات اسلامی نے راولپنڈی میں قرآن کریم کے چودہ سو سالہ جشن نزول قرآن کی بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام کیا جس میں تمام دنیا کے مسلم ممالک کے نمائندگان نے شمولیت فرمائی۔ اور خدا کی طرف سے نازل شدہ اس ابدی کتاب کی تعلیم کے مختلف عنوانات پر اپنے اپنے مقالہ جات پیش کئے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مسجد نور میں ایک نمائش کا انتظام کیا۔ جس میں بیرونی ممالک میں قرآن کریم کے شائع شدہ تراجم جو مختلف زبانوں پر مشتمل ہیں۔ زیارت کے لئے سجائے گئے۔ جس کے ساتھ ہی تعمیر مساجد بیرون۔ سکول اور کالجز اور مبلغین اسلام کی شبانہ روز کی مصروفیات کے مناظر کے فوٹوز اور تحریک جدید کی مختلف مساعی کے چارٹ بھی پیش کئے۔ جن سے اسلام کی عالمگیر اشاعت پر روشنی پڑتی ہے۔

افتتاحی تقریر

نمائش کا افتتاح مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی کمیشن حکومت پاکستان نے درد مندانہ اجتماعی دعاؤں کے ساتھ مورخہ ۱۳/۲/۶۸ بروز سوموار بعد نماز عصر فرمایا۔ افتتاحی تقریب کے وقت مسجد نور کو خوب سجایا گیا تھا۔ جس کے المطالعہ ہال میں اشاعت اسلام کے مختلف حصص کے مناظر آویزاں تھے۔ اس بابرکت تقریب پر علاوہ جماعت احمدیہ کے غیر از جماعت معززین بھی تشریف لائے۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم ہوئی۔ جو مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب جنرل سیکرٹری نے کی۔ اس کے بعد نمائش کی غرض خصوصی قرآن کریم کی اشاعت کے موضوع پر مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات پر روشنی ڈالی۔ جو ہمارے معزز مہمانوں نے خاص دلچسپی سے سنی اس کے بعد صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے اللہ تعالےٰ کے حضور درد مندانہ دعا کے ساتھ اس شوکیس کی نقاب کشائی فرمائی۔ جس میں کلام پاک کے مختلف زبانوں کے تراجم نہایت عمدگی کے ساتھ مزین کئے گئے تھے اور اس کے ساتھ ہی غیر از جماعت معززین نے تمام ہال میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر اسلامی خدمات کی تصویروں کو دیکھنا شروع کیا اور مختلف تراجم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

ان معززین میں خدا کے فضل سے بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے بین الاقوامی کانفرنس کے چند نمائندے بھی شامل تھے ان کو مکرم امیر صاحب جماعت راولپنڈی نے باری باری سب ضروری مطبوعات دکھائیں عربی ترجمان کے فرانسیسی مولانا غلام باری سیف صاحب نے ادائے نمائندگان نے بڑی دلچسپی کے ساتھ ان مبلغین اسلام کی خدمات اسلامی کی تصویروں کو ملاحظہ فرمایا اور قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کی زیارت کے بعد ان تراجم کو بہت سراہا۔ نیز جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے وزیٹرز بک (Book Visitors) پر یہ الفاظ لکھے

"اِنَّا کُنَّا فِی جَمِیْعَۃِ
احمدیہ پاکستان
المحبوب و تعرّفنا
باغناء الکرام و نطلب
من اللّٰہ التوفیق فی
اعمالھم الّتی ینبذون
فی سبیل الاسلام"

ترجمہ:- پاکستان میں ہم احمدیوں کے اس اجتماع میں شریک ہوئے۔ اور ہمیں اس جماعت کے معزز کارکنوں سے تعارف کا موقع ملا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرتے ہیں کہ ہمیں ان کاموں میں حصہ لینے کا شرف عطا ہو۔ جو یہ لوگ اسلام کی راہ میں کر رہے ہیں۔"

آخر میں معزز مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ یہ نمائش ایک ہفتہ تک رہی اور دوسرے ایام میں بے شمار معززین اس نمائش کو دیکھنے کے لئے مسلسل روزانہ تشریف لاتے رہے۔ دو دن مستورات کے لئے مخصوص تھے۔ اخبارات اور ریڈیو پر بھی اس نمائش کی اشاعت ہوتی رہی جس کے نتیجہ میں جوق در جوق احباب کو تشریف لا کر نمائش اور جماعت کی اسلامی خدمات کو دیکھنے کا موقع ملا۔ کئی احباب نے Visitors Book میں اپنے تاثرات کو بھی سپرد قلم کیا ہے۔

تاثرات

چند ایک کا نمونہ درج ذیل ہے:-

۱- میں اس احمدیہ مرکز میں آیا۔ اور متعدد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم دیکھ کر نہایت مسرت ہوئی۔ کہ جماعت احمدیہ نے کس قدر خلوص کے ساتھ خدمت اسلام سرانجام دی ہے دعا ہے کہ اس کار خیر میں خداوند کریم مزید ترقی بخشے"

۲- "غیر ممالک میں اسلام کو پھیلانے کے لئے بیرونی زبانوں میں قرآن پاک کا ترجمہ انتہائی ضروری ہے۔ بلاشبہ اس سے بہت زیادہ دین کی اشاعت میں مدد ملے گی"

۳- "غیر ممالک میں ان ہی ممالک کی زبان میں تبلیغ کا جو سلسلہ جماعت احمدیہ نے اختیار کیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کے مبلغوں نے جو خدمت سرانجام دی ہے وہ قابل تقلید ہے۔ اور دین کی بڑی خدمت ہے جشن نزول کی نمائش بھی قابل تحسین کام ہے۔ خدا ان کو نیک جزا دے"۔

جلسہ یوم مصلح موعود

مورخہ ۱۰/۳ بعد نماز مغرب اس نمائش ہال میں زیر صدارت مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی جلسہ مصلح موعود کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم یمین المیامن صاحب نے کی۔ نظم مکرم سلیمان احمد صاحب نے پڑھی۔ اسکے بعد پیشگوئی مصلح موعود پر تقاریر ہوئیں۔

خدا کے فضل سے اس نمائش کی اختتامی تقریب بڑی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اور جلسہ یوم مصلح موعود بھی احباب کے ازدیاد ایمان کا موجب تھا۔ صدر جلسہ کی مختصر اختتامی تقریر اور دعا کے ساتھ یہ بابرکت نمائش اختتام پذیر ہوئی۔

شکریہ

بفضلہ تعالےٰ نمائش کا انعقاد بے حد مفید ثابت ہوا۔ اور لوگوں کی غلط فہمیوں کے ازالہ کا موجب بنا۔ ہم وکالت تبشیر کے شکر گذار ہیں۔ جس کی طرف سے مختلف زبانوں کے تراجم کا سیٹ اور مساجد سکول، کالجز اور تصویروں کے دوسرے فوٹوز بھی ہیں نیز چوہدری فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید وکالت مال کی خدمات بھی نمائش کی کامیابی میں بیحد ممد ثابت ہوئیں نیز ان تمام بھائیوں کو جنہوں نے نہایت محنت سے خدمات سرانجام دیں۔ ہم سب کو جزاکم اللہ احسن الجزاء کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری سعی کو قبول فرمائے۔ اور خدمات دین کی پیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

امتحانات کی تیاری اچھی طرح کروائیں

جملہ قائدین خدام اور ناظمین و مربیان اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اطفال کو ستارہ۔ ہلال۔ قمر اور بدر اطفال کے امتحانات کے لئے اچھی طرح سے تیاری کروا دیں۔ نصاب کی کتب "کامیابی کی راہیں" افضل رائے روز گو بازار ربوہ سے قیمتاً منگوائی جا سکتی ہیں۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ کا ہفتہ وصولی

از ۳ مارچ تا ۱۰ مارچ

سال رواں کی پہلی سہ ماہی کا جائزہ چندہ مجلس چندہ اجتماع اور تعمیر ہال وغیرہ مرتب کر کے مجالس کو ارسال کر دیا گیا ہے اس سہ ماہی میں بقایا دار مجالس خصوصاً اور دیگر مجالس عموماً تین مارچ سے ۱۰ مارچ تک خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کی وصولی کا ہفتہ منائیں اور بقایا جات وصول کر کے جلد از جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں مختلف مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کے جلسے

بنوں

مورخہ ۱۸ فروری کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ بنوں میں زیر صدارت نوابزادہ محمد امین خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنوں یوم مصلح موعود کا جلسہ ہوا تلاوت عزیز محمود انور نے کی اور نظم عزیز امتیاز احمد نے پڑھی۔ بعدہ عباس ملک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی پیشگوئی پڑھ کر سنائی۔ عزیز سلطان احمد صاحب نے مکرم عبدالرزاق صاحب نے اور خاکسار نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا

(محمد اسمٰعیل ذبیح بنوں)

چک ۲۴۵ E.B

مورخہ ۱۶/۲/۶۸ بروز جمعہ نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مولوی محمد عبداللہ فاضل جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد دو بچوں نے نظم اور نعت پڑھیں۔ اس کے بعد چوہدری محمد لطیف صاحب مربی ضلع ساہیوال نے پیشگوئی مصلح موعود بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی بیان فرمائی

. . . . . مربی صاحب نے بیان فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا ایک نور تھے آپ نے تمام دنیا کو منور فرما دیا ۹½ بجے شب جلسہ کی کارروائی بعد دعا ختم ہوئی۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

شیخ محمدی

۱۸ فروری کو مسجد احمدیہ شیخ محمدی میں بعد نماز فجر مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ پشاور نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پڑھ کر سنائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود میں اسکے پورا ہونے کی تفصیل بیان کی۔ اور تین کو چار کرنے کے متعلق غیر مبائعین کے استدلال کا جواب دیا اور مکرم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے بعد میں اس پیشگوئی کے متعلق پشتو میں وضاحت فرمائی۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

چک ۴۸ گ ب ضلع لائلپور

۱۸/۲/۶۸ بعد نماز عشاء زیر صدارت ملک حبیب الرحمان صاحب ریلوے کراسنگ انسپکٹر محکمہ تعلیم جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید میاں جان محمد صاحب پریذیڈنٹ نے فرمائی۔ نظم رانا عبدالحفیظ نے پڑھی۔ میاں محمد سلیم صاحب نے مصلح الموعود کے کارناموں پر مضمون پڑھا بعد میں صدر صاحب ملک حبیب الرحمان نے مصلح الموعود کے کارناموں پر مفصل تقریر کی۔ بعد دعا کارروائی ختم ہوئی عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔

(سکرٹری مال)

نئی سرروڈ

مورخہ ۱۸ فروری بعد نماز مغرب زیر صدارت مولوی سعد اللہ صاحب جلسہ ہوا۔ تلاوت کے بعد مولوی علی احمد صاحب۔ چوہدری محمد خان صاحب۔ مکرم منیر احمد صاحب آف نصرت آباد کے علاوہ چند ایک اطفال نے تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم صاحب صدر نے نہایت تفصیل سے پیشگوئی مصلح موعود پر روشنی ڈالی اور ثابت کیا کہ اسکے مصداق فی الواقع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی تھے۔ اور حضور رضی اللہ عنہ کے متعدد کارنامے بیان فرمائے۔ بعض غیر از جماعت دوست بھی شریک جلسہ ہوئے۔ یہ اجلاس پونے تین گھنٹے جاری رہا اور بالآخر دعا پر ختم ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

ٹانک سٹی

۱۸/۲/۶۸ بعد نماز ظہر جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت مولوی نور احمد نے کی۔ محمد اسلم صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ صوفی غلام محمد صاحب نے بتایا کہ کس طرح یہ عظیم الشان پیشگوئی سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذات بابرکات میں پوری ہوئی۔

تقریر کے اختتام پر نہایت پرسوز اجتماعی دعا اسلام کے غلبہ احمدی مبلغین کی کامیابی حضرت خلیفۃ الثالث ایدہ کی صحت کاملہ و عمر دراز کے لئے کی گئی۔

(نصیر احمد خاں)

چک ۱۳۷/۹-ن

مورخہ ۲۱/۲/۶۸ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعتہائے ضلع ساہیوال نے ادا فرمائے۔ میاں رشید احمد صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی مکرم چوہدری رحمت علی صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد لطیف احمد صاحب شاہد مربی ساہیوال نے پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر محترم صدر صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں پیشگوئی کی اہمیت بیان کی۔ نیز جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ تحریکات پر لبیک کہنے کی تلقین کی اور مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

مونگ

مورخہ ۱۸/۲/۶۸ کو مسجد احمدیہ مونگ میں زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحب جلسہ بعد نماز ظہر شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم۔ مکرم امام علی صاحب۔ نظم۔ بشارت احمد و مسعود احمد صاحب تقریر پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ دراجہ بشیر احمد قائد نظم طاہر احمد جاوید۔ اس کے بعد امام علی سیکرٹری مال نے احباب سے مضمون پڑھ کر سنایا۔ نظم ظفر اللہ خان۔ آخری تقریر محمد سعید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مونگ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے متعلق مزید تفصیل بتائی اور دعا کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

سکھر

۱۸ فروری کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت کلام پاک مکرم عبدالمجید صاحب اور نظم مکرم قریشی ناصر احمد صاحب ایم اے لیکچرار بی ٹی کالج نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب نے پیشگوئی کا پس منظر کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر مکرم محترم حبیب اللہ محمد عمر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مصلح موعود کی پیشگوئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود میں پورا ہونا ثابت فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی

مورخہ ۱۸ فروری کو زیر صدارت امۃ الوہاب بیگم صاحبہ صدر لجنہ حلقہ ملتان چھاؤنی منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد صدر جلسہ نے پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنائی۔ متعدد مضامین و تنظیمی شان مصلح موعود میں پڑھ کر سنائی گئیں۔ ازاں بعد اخبار الفضل سے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ایک اہم تقریر پڑھ کر سنائی گئی۔ جلسہ کی تمام کارروائی بہنوں نے نہایت شوق اور خاموشی سے سنی بعض تو زیر لب درود شریف بھی پڑھتی جاتی تھیں۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا ناصرات الاحمدیہ نے بھی لجنہ اماء اللہ کے بعد شان مصلح موعود میں اپنا جلسہ کیا۔

سکرٹری لجنہ اماء اللہ

اطفال کے چار معیار

اطفال الاحمدیہ کی اخلاقی و دینی تربیت کے لئے مختلف معیاروں کے چار امتحانات ستارہ، ہلال، قمر اور بدر منعقد کے آخری جمعہ کو منعقد ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

جملہ مربیان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ فوری طور پر اطفال کو ان امتحانات کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں۔ وہاں جماعتی تنظیم کے دیگر عہدیداران امراء و قائدین اور مربیان سلسلہ اور معلمین وقف جدید اور عارضی واقفین کی خدمت میں بھی مؤدبانہ عرض ہے کہ حتی المقدور اطفال کو ترغیب و تلقین اور عملی راہنمائی سے امتحانات کی تیاری کے لئے آمادہ کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری تعلیم و تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

میری ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ

۲۵ نومبر ۱۹۶۷ء ۲½ بجے شام میری پیاری بہن ایک ماہ شدید بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بلانے والا ہے سب سے پیارا ؎ اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

مرحومہ ۱۹۱۴ء میں اپنے والد محترم احمد الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۸ ایم بی۔ کے ساتھ ہی حلقہ بگوشی احمدیت ہوئیں۔ اس وقت آپ کی عمر بمشکل سات آٹھ برس کی ہوگی۔ آپ کم سنی ہی سے صوم و صلوٰۃ کی پابند اور اطاعتِ والدین میں دوسرے بھائی بہنوں کے لئے ایک نمونہ تھیں۔ ہم سب سے بڑی تھیں شائد اسی لئے احساس ذمہ داری غایت درجہ موجود تھا۔ والدین کی خدمت، خاوند کی اطاعت اور چھوٹے بہن بھائیوں پر شفقت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

مرحومہ موصیہ تھیں اور اپنا حصہ آمد اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا۔ چندوں وغیرہ میں دل کھول کر حصہ لیتی تھیں گو گھر میں غربت تھی لیکن پھر بھی جماعتی کاموں میں پیش پیش تھیں۔ ایک مرتبہ جب آپ گھر میں مقیم تھیں صدر لجنہ اماء اللہ جھنگ نے مسجد کے لئے چندہ کی اپیل کی۔ آپ نے سب سے زیادہ چندہ ادا کیا حالانکہ اس وقت گھر میں مالی تنگی تھی اور فاقوں تک نوبت آچکی تھی۔ آپ بڑی ہمدرد۔ خلیق، اور ملنسار تھیں۔ یہاں تک کہ ایک اجنبی عورت بھی آپ سے مل کر سرور حاصل کرتی۔ مہمان نوازی کی صفت سے بھی آپ متصف تھیں۔ آپ کے سینہ میں ایک محبت بھرا دل تھا۔ جو غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرنے کے لئے ہمیشہ بے قرار رہتا تھا۔ اور وسعت سے بڑھ کر آپ صدقہ و خیرات کرتی تھیں۔ جہاں بھی گئیں ہر دلعزیز رہیں۔ احمدیت سے پیار اور خلافت سے وابستگی آپ کی نمایاں خصوصیت تھی۔ اللہ تعالےٰ پر توکل آپ کی زندگی کا جزو بن گیا تھا۔ بعض دفعہ خاصی پریشانیوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ لیکن خدا تعالےٰ کی رحمت سے کبھی ناامید نہیں ہوئیں اور ہر وقت اُسی کے آستانے پر دست آرزو پھیلائے رکھا۔

آپ کو خدا تعالےٰ نے صبر جیسی نعمت سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ غریب ہونے کے باوجود جو میسر آتا اُسی پر قناعت کرتی تھیں۔ ایک دفعہ ان کے خاوند کی بے روزگاری کے باعث تین ماہ تک کوئی پیسہ میسر نہ آیا۔ اس عرصہ میں آپ نے خود سلائی، کام کاج کر کے گھریلو اخراجات اور بچوں کی تعلیم کا خرچ پورا کیا۔

ایک ماں ہونے کی حیثیت سے اپنے بچوں کی تربیت احسن رنگ میں کی۔ ان کو نماز باجماعت کے لئے مسجد میں بھیجنے بڑوں کا ادب و احترام کرنے اور دوسرے آداب مجلس وغیرہ سے آگاہ کرنے کی طرف خصوصی توجہ دی آپ کے بچے خدا تعالےٰ کے فضل سے اسی تربیت کے نتیجہ میں دیندار ہیں۔ سب سے چھوٹا لڑکا طارق محمود صغر سنی (۵ سال کا) کے باوجود مسجد میں شوق سے جاتا ہے اور اذان دیتا ہے۔

آپ نے اپنی یادگار ایک لڑکا اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں جو ابھی کم سن ہیں احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ میری ہمشیرہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے بچوں کا خود کفیل ہو۔ خدا تعالےٰ انہیں ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ اور ہر قدم پر ان کا حامی و مددگار ہو۔ آمین۔

(محمد الدین ناز جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

میرے مرحوم بھائی

میرے بڑے بھائی ملک محمد علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حیات پور ضلع سرگودھا ۲۸ جنوری ۱۹۶۸ء کو موضع حیات پور میں فوت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بھائی صاحب مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے حلقہ احباب میں احمدیت کا پیغام احسن رنگ میں پہنچاتے رہتے تھے اور کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ مرکز سلسلہ سے بھی انہیں خاص محبت تھی۔ جلسہ سالانہ پر باقاعدگی کے ساتھ آتے۔ دیگر رشتہ داروں اور غیر از جماعت افراد کو بھی پورے زور کے ساتھ ترغیب دیتے کہ وہ بھی جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔

ان کی مرکز سلسلہ سے محبت اور جلسہ سالانہ پر حاضر ہونے کی خواہش کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ دس جنوری کو میرے بھائی ملک محمد شفیع صاحب کا بچہ فوت ہو گیا اس کی اطلاع مرحوم کو ہوئی۔ آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ اب جلسہ کے بعد ہی حاضر ہو کر تعزیت کروں گا۔ کیونکہ جلسہ پر تو ضرور جانا ہے کیا معلوم آئندہ سال یہ مبارک جلسہ نصیب ہو یا نہ ہو۔ جماعتی نظام کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔

آخر میں میں اپنے مرحوم بھائی کی ایک تمنا کا ذکر کرتا ہوں مرحوم کا لڑکا عزیز سکندر حیات جب پیدا ہوا تو اس وقت انہوں نے اسے وقف کر دیا تھا اور اپنے بھائیوں اور عزیزوں کو اس سے مطلع کر دیا تھا۔ ان کی خواہش تھی کہ میٹرک پاس کروانے کے بعد اسے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اب وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں آٹھویں جماعت میں پڑھ رہا ہے۔ احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو توفیق بخشے کہ وہ اپنے مرحوم باپ کی خواہش کو پورا کر سکے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب پر رحم کرے اور اسلام کی خدمت کی خاص توفیق بخشے۔ آمین۔

(ملک سلطان احمد واقف زندگی۔ معلم وقف جدید۔)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالےٰ نے اپنے جن بندوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون میں تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق دی ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۳۱	محترمہ امۃ القیوم صاحبہ گوجرہ ضلع لائل پور	۳۰۰ روپے
۳۲	" امۃ اللطیف صاحبہ بیگم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سول لائن لاہور	۳۰۰ روپے
۳۳	" ناصرہ بیگم شریف احمد صاحب اسلام آباد	۳۱۰ روپے
۳۴	" بیگم مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم سول لائن لاہور (مزید)	۳۰۰ روپے
۳۵	" سلیمہ بیگم ملک مظفر احمد صاحب لاہور	۳۰۰ روپے
۳۶	" مریم عثمان صاحبہ کراچی	۳۰۰ روپے
۳۷	" آمنہ عثمان صاحبہ "	۳۰۰ روپے
۳۸	" مس اختر عثمان صاحبہ "	۳۲۵ روپے
۳۹	" ڈاکٹر مسز شکیبہ بخاری "	۳۲۵ روپے
۶۴۰	" بیگم محمد یٰسین صاحب لکھنوی "	۳۰۰ روپے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے وائٹ لیگھارن کی جدید ترین نسل کی مرغیوں کے بچانے والے انڈے نہایت ارزاں قیمت پر حاصل کریں۔ ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈوں سے زائد ہے (سعید اللہ خالد)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں (ادارہ)

بہترین مال — شیخ جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود کمیٹی بازار ربوہ — بارعایت دام

اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل کرنے کا طریق

اس کے لئے ۹ باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝۱۵۴ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" صبر کے معنوں کے لحاظ سے اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ

(۱) اے مومنو! جب تم پر خدا تعالیٰ کی راہ میں مصائب اور مشکلات آئیں تو تم گھبرایا نہ کرو۔ اور ان پر شکوہ کا اظہار کیا کرو

(۲) اے مومنو! جو باتیں خدا تعالیٰ کے قرب میں روک ہیں تم ان سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہا کرو۔

(۳) اے مومنو! جب تم کو وہ احکام دیئے جائیں جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے تو تم ان پر عمل کرنے میں سستی نہ دکھایا کرو۔ بلکہ استقلال سے ان پر عمل کیا کرو

یہ تین باتیں روحانی مدارج کے حصول کے لئے ممد ہیں۔ تم ان باتوں کو مدنظر رکھو اگر تم ایسا کرو گے تو جو کام تمہارے سامنے ہیں ان کو پورا کرنے میں تمہیں کامیابی ہوگی۔ اور تمہارا مقصد تمہیں حاصل ہو جائے گا۔

اسی طرح صلوٰۃ کے معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ

۱- اے مومنو! تم نماز کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرو۔

۲- اے مومنو! تم دعاؤں کے ذریعہ اس کی مدد حاصل کرو۔

۳- اے مومنو! دین پر استقلال کے ساتھ قائم ہو جانے کے ذریعہ سے اس کی مدد حاصل کرو

۴- اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کی مخلوق پر رحم اور شفقت کر کے اس کی مدد حاصل کرو۔

۵- اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کے حضور استغفار اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کر کے اس کی مدد حاصل کرو۔

۶- اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کے رسول پر درود بھیج کر اس کی مدد حاصل کرو۔

گویا یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد کے حصول کے ذرائع ہیں۔ سورۃ فاتحہ میں یہ بتایا گیا تھا کہ تم

ایاک نعبد وایاک نستعین

کہا کرو۔ یعنی اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ اب اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ گر بتایا ہے کہ مدد کس طریق سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ فرماتا ہے وہ ذرائع یہ ہیں کہ ایک تو دین کے راستہ میں جو مشکلات اور مصائب پیش آئیں اور جو قربانیاں تمہیں کرنی پڑیں گی ان سے گھبرایا نہ کرو۔ دوسرے ان امور سے جن سے اللہ تعالیٰ تم کو روکتا ہے رکے رہو۔ تیسرے وہ قربانیاں جو قرب الٰہی کے حصول کے لئے ضروری ہیں ان کو ترک نہ کرو۔ اور ان پر استقلال اور دوام اختیار کرو۔ چوتھے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری قربانیوں کے بہترین نتائج پیدا کرے اور ان کو قبول فرماتے ہوئے تمہیں غلبہ بخشے۔ پانچویں غرباء سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرو۔ تا مخلوق خدا کو آرام پہنچانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ بھی تم سے خوش ہو۔ چھٹے خدا تعالیٰ سے اپنے قصوروں کی معافی طلب کرتے رہو۔ ساتویں انبیاء پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ اُن کے ذریعے سے ہی تم کو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی توفیق ملی ہے۔ آٹھویں خدا تعالیٰ کے دین پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے کی کوشش کیا کرو۔ نویں عبادت پر مضبوطی سے قائم رہو۔ یہ سب امور خدا تعالیٰ نے کامیابی کے حصول کے بیان فرمائے ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اُسے خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل ہو اس کے لئے ان باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے "

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۲۸۵، ۲۸۶)

گم شدہ گرم چادر

مستورات کے حلیہ میں خاکی رنگ کی ایک گرم چادر گم ہو گئی ہے اگر کسی کو ملی ہو تو براہ کرم چوہدری علی اکبر صاحب کے گھر واقعہ محلہ بالا بواب ربوہ میں پہنچا کر ممنون فرمادیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

یہ خبر جماعت میں نہایت درجہ خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ ۲ مارچ ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی صاحبزادی عزیزہ درِ شاہوار دردانہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ جنوری ۶۸ء کو جماعت احمدیہ کے ۷۶ ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز اپنی اختتامی تقریر سے قبل ملک فاروق احمد صاحب سلمہٗ ابن محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم کے ساتھ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔ عزیزہ درِ شاہوار دردانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑپوتی ہیں۔ مزید براں دولہا اور دلہن دونوں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسہ نواسی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۲ مارچ کو ۵ بجے بعد نماز عصر محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم کی کوٹھی واقع دارالصدر غربی میں تشریف لا کر دعا کرائی۔ جس کے بعد بارات جو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد اور ربوہ کے بہت سے مقامی احباب کے علاوہ ملتان لاہور اور سرگودھا سے تشریف لائے ہوئے کثیر التعداد احباب پر مشتمل تھی۔ حضور ایدہ اللہ کی سربراہی میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی کوٹھی واقع دارالصدر شرقی روانہ ہوئی۔ وہاں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دیگر افراد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام اور بہت سے دوسرے احباب نے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی زیر سرکردگی بارات کا استقبال کیا۔

حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب محتسب نظارت امور عامہ نے۔ بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم محمود کی آمین کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھے آخر میں حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے ——— ۳ مارچ بعد نماز عصر محترمہ سیدہ صاحبہ بیگم ملک عمر علی صاحب مرحوم نے اپنی کوٹھی واقعہ دارالصدر غربی میں وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں دیگر احباب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرما کر دعوت کے اختتام پر رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔

شادی کی اس پُرمسرت تقریب کے موقع پر ادارہ الفضل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب آپ کی بیگم محترمہ سیدہ نصیر بیگم صاحبہ نیز محترمہ سیدہ صاحبہ بیگم محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دستبدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں بزرگ خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللھم آمین۔

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال رواں کے لئے جو لائحہ عمل منظور فرمایا ہے اس کے مطابق امتحان کے لئے سہ ماہی اوّل کا نصاب حسب ذیل ہوگا۔

تاریخ امتحان ۲۲/۳/۶۸ بروز جمعہ برائے ربوہ

۲۴/۳/۶۸ بروز اتوار برائے بیرون جات

نصاب معیار اوّل :-

(۱) ترجمہ قرآن کریم نصف پارہ نہم

(۲) نماز استسقاء کا طریق بارش کے لئے دعائیں

معیار دوم :-

قرآن مجید ناظرہ یا قاعدہ یسرنا القرآن سنانا نماز استسقاء اور دعا زبانی۔ انصار سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں امتحان میں شمولیت فرمادیں۔ شامل ہونے والے احباب کی فہرست دفتر مرکزیہ میں بھجوا دی جائے (قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲